عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت اوراس میں کیے جانے والے اعمال

اس اللہ تعالی کی ہی تعریفات ہیں جس نے اوقات وزمان کوپیدا فرمایا اوران اوقات میں سے ایک کودوسرے پرفضیلت ادا فرمائي اورکچھ مہینوں اورایام کوخصوصی فضیلت اورامتیازی حیثیت بھی دی اورایسے فضائل سے نوازا جس میں اجروثواب بڑھ جاتا ہے ۔

اوراللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندوں پرفضل وکرم بڑھ جاتا ہے تاکہ انہیں اعمال صالحہ کرنے اوراطاعت وفرمانبرداری کرنے میں اس سے تعاون مدد حاصل ہو ، اورنشاط وچستی کی تجدید ہوتی ہے تا کہ مسلمان ثواب کا وافر حصہ حاصل کرسکے ، اوروہ موت کے آنے سے قبل ہی اس کی تیاری کرتے ہوئے روزقیامت کے لیے بھی زاداکٹھا کرسکے ۔

اطاعت وفرمانبرداری کے مواسم کے فوائد یہ ہیں کہ جوکچھ رہ گیا اورعمل نہیں کیا جاسکا اس کمی کوپورا کیا جائے اوراس کے عوض میں کچھ اعمال کرلیے جائيں ، اوران فضلیت والے موسموں سے ہرایک موسم میں کوئي نہ کوئي ایساکام پایا جاتا ہے جس پرعمل پیرا ہوکر بندے اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرتے ہیں ۔

اوراس میں اللہ تعالی کی مہربانیوں کا فیظان ہوتا ہے جسے اللہ تعالی چاہے اس پراپنے فضل وکرم اوررحمت سے مہربانی کرتے ہیں ، لھذا وہ شخص بہت ہی خوش نصیب ہے جوان موسموں اورمہینوں اورایام واوقات میں اپنے پروردگار والے کی اطاعت وفرمانبرداری کرکے اللہ رب العزت کا تقرب حاصل کرنے کوغنیمت جانتا ہے لھذا ہوسکتا ہے ایسے شخص کواس مہربانی کی خوشبو حاصل ہو اوروہ سعادت حاصل کرتے ہوئے جہنم کی آگ اوراس کے شعلوں سے محفوظ ہوجائے ۔

دیکھیں : اللطائف لابن رجب صفحہ نمبر (40) ۔

لھذا مسلمان کواپنی عمرکی قدراورزندگي کی قیمت پہچانتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کثرت سے کرنی چاہیے اورموت تک

خیروبھلائي کے کاموں پرہمیشگی کرنی چاہیے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ اوریقین آنے تک اپنے رب کی عبادت کیجئے } الحجر (99) ۔

مفسرین نے یقین کی تفسیر کرتےہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد موت ہے۔

اطاعت فرمانبرداری کے عظیم موسموں میں ذوالحجہ کے پہلے دس دن بھی ہیں جسے اللہ تعالی نے باقی سارے سال کے ایام پرفضیلت دی ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائي جاتی ہے :

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ان دس دنوں میں کیے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالی کوسب سے زیادہ محبوب ہیں ، صحابہ نے عرض کی اللہ تعالی کے راستے میں جہاد بھی نہیں !! تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اورجہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ، لیکن وہ شخص جواپنا مال اورجان لے کر نکلے اورکچھ بھی واپس نہ لائے) صحیح بخاری (2 / 457) ۔

اورابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عشرہ ذی الحجہ میں کیے گئے عمل سے زیادہ پاکیزہ اورزیادہ اجروالا عمل کوئي نہیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ نہ ہی اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنا ؟ تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اورنہ ہی اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنا) سنن دارمی (1 / 357) اس کی سند حسن ہے دیکھیں الارواء الغلیل (3 / 398) ۔

مندرجہ بالا اوراس کے علاوہ دوسری نصوص اس پردلالت کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دن باقی سال کے سب ایام سے بہتر اورافضل ہیں اوراس میں کسی بھی قسم کا کوئي استثناء نہیں حتی کہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی نہیں ، لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی دس راتیں ان ایام سے بہتر اورافضل ہیں کیونکہ ان میں لیلۃ القدر شامل ہے ، اورلیلۃ القدر ایک ہزار راتوں سے افضل ہے ، تواس طرح سب دلائل میں جمع ہوتا ہے ۔

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (5 / 412) ۔

ہمارے مسلمان بھائي : ان دس دنوں کی فضیلت بہت سے امور کی بنا پرواضح ہوتی ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں :

1 - اللہ سبحانہ وتعالی نے ان ایام کی قسم کھائي ہے : اورکسی چیز کی قسم اٹھانا اس کی اہمیت وفضلیت اوراس کے عظیم نفع پردلالت کرتی ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا :

{ قسم ہے فجر کی ، اوردس راتوں کی } ۔

ابن عباس اورابن زبیر رضي اللہ تعالی عنہم اورمجاھد ، اورکئي ایک سلف رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ یہ عشرہ ذی الحجہ ہے ، اورابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اوریہی صحیح ہے ۔ دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (8 / 413) ۔

2 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی گواہی اورشھادت دی ہے کہ یہ دنیا کے ایام میں سب سے افضل ایام ہیں جیسا کہ حدیث بیان بھی کی جاچکی ہے ۔

3 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں اعمال صالحہ کرنے پرابھارا ہے : اس کی وجہ سے یہ ہے کہ باقی سارے ممالک میں بسنے والوں کوتوان ایام کے شرف کی بنا پراورجگہ کے شرف کی بنا پرجوحجاج کرام کے ساتھ خاص ہے ۔

4 - نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں زیادہ سے زیادہ حمدوثنا اورتکبریں پڑھنے کا حکم دیا ہے ، جیسا کہ عبداللہ بن عمررضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی کے ہاں ان دس ایام سے عظیم ایام اورکوئي نہیں اورنہ ہی ان میں کیے گئے اعمال کے علاوہ کوئي اوراعمال اسے زیادہ محبوب ہیں ، لھذا ان ایام میں لاالہ الااللہ ، اور تکبریں بکثرت پڑھا کرو ، اوراللہ تعالی کی حمدوثنا کثرت سے کیا کرو) مسنداحمد (7 / 224) ، علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی نے اس کی سند کوصحیح قرار دیا ہے ۔

5 - اس عشرہ میں یوم عرفہ بھی آتا ہے اوریہ ایسا دن ہے جسے یوم مشھود کہا جاتا ہے جس میں میں اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے دین کومکمل کیا اوراس دن کا روزہ رکھنے سے دوبرس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ، اوراسی عشرہ میں یوم النحر (دس ذی الحجہ) بھی ہے جوعلی الاطلاق سال بھر کے دنوں میں سب سے عظیم دن ہے اوریہی حج کا بڑا دن ہے جس میں ایسی عبادات اوراطاعات وفرمانبرداری اکٹھی ہوتی ہیں جوکسی اوردن میں جمع نہیں ہوتییں

6 - اسی عشرہ میں قربانی اورحج بھی آتا ہے ۔

عشرہ ذي الحجہ (ذوالحجہ کے پہلے دس دن) کے اعمال میں یہ بھی شامل ہے کہ : ان دس دنوں کا ادراک اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے ، لھذا بندے کواس کی اس طرح قدر کرنی چاہیے جس طرح اس کا حق ہے اورجس طرح صالح اورنیک لوگوں نے اس کی قدر کی ، تومسلمان پرواجب اورضروری ہے کہ وہ اس نعمت کاشعور پیدا کرے اوراس فرصت کوغنیمت جانتے ہوئےان دس دنوں میں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کرے ۔

اوراسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس کواطاعت وفرمانبرداری کی طرف راغب کرے ، خیروبھلائي کے طریقے اورکئي طرح کی نیکیاں بھی اللہ تعالی کی طرف اپنے بندوں پر فضل وکرم اورعنایت ہے ، اوراس نے انہیں کئي ایک اقسام کی اطاعت وفرمانبرداری کے راستے دکھائے ہیں تا کہ وہ اپنے رب اورآقا کی عبادت میں لگے رہیں اوراعمال صالحہ کرنے سے اکتاہٹ محسوس نہ کریں ، بلکہ وہ اس میں چست اورنشیط ہوکر عبادت میں مگن رہیں ۔

ذوالحجہ کے ان دس دنوں میں مسلمان کومندرجہ ذیل کام کرنے چاہیں :

1 - روزہ ۔

مسلمان شخص کےلیے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس ایام میں اعمال صالحہ کرنے پرابھارا ہے اور روزہ رکھنا اعمال صالحہ میں سے سب سے افضل اوراعلی کام ہے ، اوراللہ تعالی نے روزہ اپنے لیے چنا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(ابن آدم کے سارے کے سارے اعمال اس کے اپنے لیے ہیں لیکن روزہ نہیں کیونکہ وہ میرے لیے ہے اورمیں ہی اس کا اجروثواب دونگا) ، صحیح بخاری حدیث نمبر (1805) ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا کرتے تھے ، ھنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اوروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے بیان کیا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ اوریوم عاشوراء اورہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے ، مہینے کے پہلے سوموار اوردو جمعراتوں کے ۔

سنن نسائي (4 / 205) سنن ابوداود ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (2 / 462) میں اسے صحیح قرار

دیا ہے ۔

2 - تکبیریں کہنا :

ان دس ایام میں مساجد ، راستوں اورگھروں اورہر جگہ جہاں اللہ تعالی کا ذکر کرنا جائز ہے وہیں اونچی آواز سے تکبیریں اورلاالہ الااللہ ، اورالحمدللہ کہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالی کی عبادت کا اظہار اوراللہ تعالی کی تعظیم کا اعلان ہو ۔ مرد تواونچي آواز سے کہیں گے لیکن عورتیں پست آواز میں ہی کہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ اپنے فائدے حاصل کرنے کوآجائیں ، اوران مقرردنوں میں ان چوپایوں پراللہ تعالی کانام یاد کریں جوپالتوہیں } الحج (28) ۔

جمہورعلماء کرام کا کہنا ہے کہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں کیونکہ ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ ایام معلومات سے مراد دس دن ہیں ۔

اورتکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

الله أكبر ، الله أكبر لا إله إلا الله ، والله أكبر ولله الحمد

اللہ بہت بڑاہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ تعالی کےعلاوہ کوئي معبود برحق نہیں ، اوراللہ بہت بڑا ہے ، اوراللہ تعالی ہی کی تعریفات ہیں ۔

اس کےعلاوہ بھی تکبیریں ہیں ۔

یہاں ایک بات کہنا چاہیں گے کہ موجود دورمیں تکبریں کہنے کی سنت کوترک کیا جاچکا ہے اورخاص کران دس دنوں کی ابتداء میں توسننے میں نہیں آتی کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گیں ، اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کواونچی آواز میں کہا جائے تاکہ سنت زندہ ہوسکے اورغافل لوگوں کوبھی اس سے یاد دھانی ہو۔

ابن عمر اور ابوہریرہ رضي اللہ تعالی عنہما کے بارے میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے تھے اورلوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہا کرتے تھے ، اس کا مقصد اورمراد یہ ہے کہ لوگوں کوتکبریں کہنا یاد آئیں اورہرایک اپنی جگہ پراکیلے ہی تکبریں کہنا شروع کردے ، اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہوکریک آواز تکبیریں کہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے ۔

اورجس سنت کوچھوڑا جاچکا ہویا پھر وہ تقریبا چھوڑی جارہی ہو تواس پرعمل کرنا بہت ہی عظیم اجروثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پردلالت کرتا ہے :

(جس نے بھی میری مرد سنت کوزندہ کیا اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اوران دونوں کے اجروثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگي) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے : دیکھیں سنن ترمذي (7 / 443) یہ حدیث اپنے شواھد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے ۔

3 - حج وعمرہ کی ادائیگي :

ان دس دنوں میں جوسب سے افضل اوراعلی کام ہے وہ بیت اللہ کاحج وعمرہ کرنا ہے ، لھذا جسے بھی اللہ تعالی اسے اپنے گھرکا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوراس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کیے توان شاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا جونبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئي اجروثواب نہیں) ۔

4 - ان دس ایام میں عموما اعمال صالحہ کرنا :

کیونکہ اللہ تعالی کواعمال صالحہ محبوب ہیں ، اوراس وجہ سے یہ لازم ہے کہ اس کا اجروثواب بھی اللہ تعالی سے بہت زیادہ ملے گا ، لھذا جس کے لیے حج کرنا ممکن نہیں اسے چاہیے کہ وہ ان افضل ایام واوقات کواللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزارتے ہوئے نماز اورقرآت قرآن کریم اورذکر واذکار اوردعا وصدقہ وخیرات اوروالدین سے حسن سلوک اور نیکی کاحکم اوربرائي سے روکنے اوراسی طرح دوسرے خیروبھلائي کے موں کا خاص اہتمام کرے ۔

5 ـ قربانی :

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال صالحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی کی جائے اوراللہ تعالی کےراستہ میں مال خرچ کیا جائے ۔

6 - سچی اورپکی توبہ جسے توبہ نصوحہ کہا جاتا ہے کی جائے :

ان دس دنوں میں جوچیززیادہ تاکید سے ہونی چاہیے وہ اللہ تعالی کے سامنے اپنے کیے کی توبہ ہے کہ جوکچھ معاصی وگناہ اورنافرمانی ہوچکی اس پرمسلمان توبہ کرے ۔

توبہ اللہ تعالی کی جانب رجوع اوراس کی طرف واپس آنےاورجوچیزاللہ تعالی کوناپسند ہے اسے ظاہری اورباطنی دونوں طرح ترک کرنے اورجوکچھ ہوچکا اس پرندامت ، فوری طور پراسے ترک اورآئندہ نہ کرنے کے عزم اور اللہ تعالی کے محبوب عمل کوکرتے ہوئے حق پراستقامت کوتوبہ کہتے ہیں ۔

اورمسلمان پرواجب اورضروری ہے کہ جب وہ کسی معصیت ونافرمانی کا ارتکاب کربیٹھے تواس جتنی جلدی ہوسکے توبہ کرلے اوراسے مہلت نہیں دینی چاہیے کیونکہ :

اول : اسے اس کا علم نہیں کہ موت کب اورکسی وقت اورکس لحظہ میں آدبوچے ۔

دوم : کیونکہ برائي اوربھی برائیوں کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے ۔

اورپھرفضیلت کے اوقات میں توبہ کرنے کی شان ہی کچھ نرالی ہوتی ہے وہ اس لیے کہ اس وقت غالب طور پرنفس اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف راغب ہوتا ہے اورخیروبھلائي کرنے کی خواہش ہوتی ہے جس کی بنا پراعتراف گناہ اورندامت کا اظہاربہت جلد پیدا ہوتا ہے ، وگرنہ توبہ توہروقت اورہرزمانے میں واجب اورضروری ہے ، اورجب کسی مسلمان میں اعمال صالحہ اورسچی توبہ فضیلت والے اوقات اورموسم خیرمیں جمع ہوجائے توان شاء یہ کامیابی وکامرانی کاپیش خیمہ اور زینہ ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ ہاں جوشخص توبہ کرلے اورایمان لے آئے اورنیک اعمال کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہوجائے گا } القصص (67) ۔

لهذا مسلمان شخص كوخيروبهلائي كے موسموں اوراوقات پرحريص ہونا چاہیے كيونكہ يہ بہت ہی جلد ختم ہوجاتے ہيں ، اوراسے چاہیے كہ وہ اپنے آپ كواعمال صالحہ كی طرف لائے تا كہ وہ اس كا اجروثواب حاصل كرسكے اس ليے كہ اسے اجروثواب كی اشد ترين ضرورت ہے ۔

اوراجروثواب اورنيكياں بہت كم ہيں ، ليكن موت اوراس دنيا فانی سے كوچ كا وقت انتہائي قريب ہے ، اورراستہ بھی پرخطر اورپرپيچ ہے ، اوردھوكہ غالب ہے اورعظيم خطرہ كا خدشہ ہے اوراللہ سبحانہ وتعالی تہميں ديكھ رہا ہے ، اوراسی كی طرف واپس جانا ہے اوراس كے علاوہ كوئی بھی ٹھكانہ دينے والا نہيں :

{ جوبھی ذرہ برابر خيروبھلائي اورنيكی كرے گا وہ اسے ديكھ لے گا اورجو بھی ذرہ برابر برائي اورشر كا ارتكاب كرے گا وہ بھی اسے ديكھ لے گا } ۔

اس فرصت كوغنيمت جانيں اوران عظيم ايام ميں اعمال كريں ، اس كا كوئي عوض نہيں اوراس كی قدروقيمت كا اندازہ نہيں لگايا جاسكتا ، جتنی جلدی ہوسكے اعمال كرلو اعمال كرلو ، اورموت كے حملے سے قبل جلدی اورتيزي دكھا لو ، اورزيادتی كرنے والے كی ندامت سے قبل كچھ كرلو ، اوراس واپسی كے سوال سے قبل كچھ عمل كرلو جس كا جواب بھی نہيں ديا جائے اوراس كی بات تسليم كرتے ہوئے اسے دنيا ميں واپس نہيں بھيجا جائے گا ۔

اميدوں اورخواہشوں كے پورے ہونے ميں حائل ہونے والی موت سے قبل اوراس سے قبل كہ وہ اپنے اس گڑھے ميں اپنے اعمال كے ساتھ قيد كرديا جائے كچھ اعمال صالحہ كرلو ۔

اے وہ شخص جس كا دل رات كی سياہی كی مانند سياہ ہوچكا ہے ، كيا تيرا دل روشن اورنرم نہيں ہونا چاہتا اوركيا وہ نرم نہيں ہوسكتا ؟ كيوں نہيں ايسا ہوسكتا ہے آؤ اوراس عشرہ ذوالحجہ ميں اپنے رب اورمولا كی رحمت وفضل كے جھونكے سميٹ لو كيونكہ يہ ايسے جھونكے ہيں جسے يہ پہنچ جائيں وہ شخص سعادت مند ہوجاتا ہے اوريہ پہنچتے بھی اسے ہی ہيں جسے اللہ تعالی چاہتا اوروہ قيامت كے دن سعادت مند ہوگا ۔